کیااور فتح کے جھنڈے گاڑ دیئے۔امریکی فوجی حکومتِ پاکستان کے احتجاج کے باوجوداوراپنی حکومت کی ''سوری'' کونظرانداز کرتے ہوئے بار بار پاکستانی علاقوں میں گھس آتے ہیں اور سرحدی قوانین کی کھلی خلاف ورزی کررہے ہیں۔اا ستمبر کے بعد ہمارے حکمرانوں نے امریکہ کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی جس کے نتیجے میں آج ہمیں مزید امریکی احکامات کی تعمیل کے لیے ہمہ وقت مستعد رہنا پڑتا ہے۔وانا آپریشن سو فیصد امریکی حکم کی بجا آوری میں کیا گیا۔مگر اس کے نقصانات ہمیں ہی اٹھانے پڑیں گے امریکہ کو نہیں۔قبائل میں فوج کے خلاف مستقل نفرت پیدا ہوگئی ہے۔لسانی اور علاقائی تعصّبات کو تقویت ملی ہے اور علیحدگی کے رجحانات میں اضافہ ہوا ہے۔حال ہی میں سوئی ائیر پورٹ پر نامعلوم افراد نے ۵۶ راکٹ برسا کر اسے تباہ کر دیا ہے۔اب بھی وقت ہے کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اور افہام وتفہیم کا راستہ اختیار کر کے ایسے منفی جذبات کو ختم کرنے کی تدبیر سوچے۔شاید حکومت کی طرف سے کسی اچھے عمل کے نتیجے میں قبائلی عوام کے زخم مندمل ہو جائیں۔وگرنہ بظاہر آثار اچھے نظر نہیں آتے۔

حضرت مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت:

۳۰رمئی ۲۰۰۴ء کو جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مفتی نظام الدین شامزئی کو دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔اس سے قبل اسی جامعہ کے دو نامور علماء مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا۔مفتی نظام الدین شامزئی کے قتل کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس حادثہ کو حیدریہ مسجد کراچی میں ہونے والی دہشت گردی کے ردِّعمل سے جوڑا جارہا ہے۔ہمارے نزدیک تمام واقعات کے پس منظر میں ایک ہی قوت شامل ہے جو علماء، دانشوروں، سیاست دانوں، تاجروں اور ڈاکٹروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر راستے سے ہٹا رہی ہے۔البتہ ولایتی دشمن کو دیسی اجرتی قاتل میسر آگئے ہیں۔کور کمانڈر کراچی پر حملہ اور پیپلز پارٹی کے رہنما منور سہروردی کا قتل سب ایک ہی دشمن کے مختلف اہداف ہیں۔دشمن جانتا ہے کہ ہمارے راستے میں اصل مزاحمتی قوت علماء ہیں اس لیے دہشت گردی کا سب سے زیادہ نشانہ پاکستان میں مذہبی قوتوں کو بنایا جارہا ہے۔حضرت مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت سے ہم غم زدہ وافسردہ ضرور ہیں لیکن یہ اطمینان ہے کہ وہ راہِ حق میں استقامت کے ساتھ اللہ کے حضور سرخرو ہوگئے۔ اور اپنے پیش روشہداء کے شہر شہیداں میں جابسے۔وہ ہمیشہ کے لیے زندۂ جاوید ہوگئے۔لیکن افسوس حکمرانوں پر ہے جو کور کمانڈر کے قافلے پر حملے کے ملزموں کو تو فوراً گرفتار کر لیتے ہیں، صدر پر خودکش حملوں میں بھی دہشت گرد بھی پکڑے جاتے ہیں مگر علماء کے قاتل دندناتے پھرتے ہیں۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت مفتی شامزئی کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دے۔